دامیؒ کبیر کی نصابی تصانیف موجود ہیں۔ جو نہ صرف ہندوستان بلکہ عالم عرب کے کئی مدارس اور جامعات کے نصاب میں شامل ہیں جس کے بہتر علمی، دینی، ادبی، ثمرات کی ایک دنیا قائل ہو چکی ہے۔ ان جامع اور موثر کتابوں کا پاکستان میں مہیا ہونا تقریباً ناممکن تھا۔ مگر ہمارے ایک فاضل دوست مولانا فضل ربی ندوی نے اپنے ادارہ مجلس نشریات اسلام ناظم آباد نمبر ۱ کراچی کے ذریعہ ان نصابی کتابوں (قصص النبیین ــــ، القراءۃ الراشدہ مکمل، مختارات من ادب العربی، معلم الانشاء وغیرہ) کو عام کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ طلبہ کے ادبی علمی وفکری تقاضوں کے پیشِ نظر میری قلبی خواہش اور التجا ہے۔ کہ اللہ کا نام لیکر انہیں تعلیمی سال کے آغاز سے حسب درجات شاملِ نصاب کریںجیئے اساتذہ کو بھی پڑھانے میں دقت نہیں ہو گی۔ کہ تعلیم اور مشق و تمرین کے رہنما اصول بھی ان کتابوں میں موجود ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ مولانا فضل ربی ندوی صاحب سے رابطہ قائم کریجیئے وہ نمونتاً کتابیں بھیجدیں گے اور ہر ممکن رعایت سے یہ مطلوبہ کتابیں مہیا فرمادیں گے۔

واللہ یقول الحق وھو یہدی السبیل۔

سمیع الحق
۵ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ

نوٹ: جون کے شمارہ میں غلطی سے جلد ۱۶ کی بجائے ۱۷ چھپ گیا ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔

بقیہ: ختمِ بخاری شریف

محض شفقت کی بنا پر حضرت شیخؒ نے عنایت فرمائی اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماوے۔ فرمایا مطالعہ کا حق ادا کرتے رہو اور شرائط کو ملحوظ رکھو اس طرح صحاح ستہ موطائین اور طحاوی شریف کی اجازت بھی دیدی اور میں عرض کرتا ہوں کہ دریا سے پانی نالہ اور پائپ کے ذریعہ ہی آسکتا ہے۔ حضور اقدس کو جبرئیل علیہ السلام کی وساطت سے اللہ تعالیٰ نے یہ علوم عنایت فرمائے۔ پھر آج کے دن تک اساتذہ کا یہ سلسلۂ واسطہ بنا رہا میں حد سے زیادہ گنہگار اور جاہل مطلق ہوں۔ مجھ میں کچھ بھی نہیں یہ تو شیخ کی محبت تھی کہ اجازت دیدی مگر یہ شرط تھی کہ محض مرور نہ کروگے۔ مطالعہ سے اور یقین حاصل کر کے پڑھاؤ۔ ہمارے شیخ کے عجیب کرامات تھے۔ ایک یہ زندہ کرامت ہے۔ کہ آج سارے انڈیا میں پاکستان اور کابل میں احادیث کے سلسلہ سے زیادہ تر ان کے تلامذہ اور تلامذہ کے تلامذہ وابستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان فیوضات و برکات سے مالامال فرماوے۔ آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(اس کے بعد حدیث کے دیگر اساتذہ نے بھی طلبہ کو نصائح اور اجازت سند سے نوازا)